بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۷ صفر ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۵۸ ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۶ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

• حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کا مبارک سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رہے۔ آمین

• ربوہ ۲۶ صلح۔ آج مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں نہایت اچھوتے انداز میں قرآن مجید کی عظمت اہمیت اور برتری پر روشنی ڈالی۔ اور پھر اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور نے فرمایا۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے آسمانوں اور زمین کی ہر چیز پر غور کرتے اور ان کی صفات کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز ایک دوسرے سے مربوط ہے۔ اور خدائی تقدیر نے اس کے تمام قوانین کو بشمولیت انسان ایک دوسرے سے باندھ رکھا ہے۔ خدائی صفات کے غیر محدود جلووں نے اس کائنات کی ہر چیز میں بے حد و شمار صفات پیدا کر دی ہیں۔ اور پھر انہیں انسان کی خدمت پر لگا دیا ہے۔ اور انسان میں اس سے خدمت لینے کی صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے۔ انسان کی ارتقائی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا مقام نہیں رکھا۔ جب وہ یہ کہہ سکے کہ اسے کسی چیز کا پورا علم ہو گیا ہے۔ یا یہ کہ اس نے اپنی طاقت کا پورا استعمال کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وسیع نظام کائنات بتاتا ہے کہ اس کی غرض یہ ہے کہ انسان ذہنی طاقتوں سے دنیوی علوم حاصل کرے۔ پھر اخلاقی زندگی میں جلا پیدا کرے۔ اور اسے روحانیت کے ماتحت رکھے۔ جو کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

حضور نے فرمایا جس طرح خدائی صفات کے نتیجہ میں دنیا کی ہر چیز غیر محدود صفات رکھتی ہے۔ اسی طرح عقل یہ کہتی ہے کہ روحانی زندگی بھی غیر محدود ہونی چاہئے۔ اور یہ غیر محدود روحانی زندگی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں قرآن کریم کی شکل میں مل گئی ہے جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس میں تا قیامت دنیا کے ہر خطے کے ہر انسان اور ہر مسئلہ کا حل موجود ہے۔ یہی دعا ہے ... العبد میرے یہ سمجھتے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

بحرِ عرفان کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

قرآنِ کریم کو تدبر سے پڑھو اور اس سے ایسا پیار کرو جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو

جو شخص اس کے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے

ارشادِ باری تعالےٰ

وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ۝

عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۝ (الشعراء ۱۹۳ تا ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور یقیناً یہ (قرآن) رب العالمین خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اس کو لے کر ایک امانت دار کلام (جبرائیل) فرشتہ (جبرئیل) تیرے دل پر اترا ہے تاکہ تو ہوشیار کرنے والی جماعت میں شامل ہو جائے۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ (ترمذی)

ترجمہ۔ جس شخص کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں ہے وہ ویران گھر کی مانند ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تم ہوشیار رہو! اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا۔ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۶، ۲۷)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر مسعود احمد دہلوی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دار النصر غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ صفر ۱۳۹۹ھ
۲۷ تبلیغ ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تائید و نصرت سے متعلق خدا تعالیٰ کی ایک قدیم سنت

مامورین الٰہی اُس وقت ہی دنیا میں آتے ہیں جب لوگ اصل راستہ سے ہٹ جانے کے باعث گمراہی میں بھٹک رہے ہوتے ہیں۔ جب مامورین الٰہی انہیں حق کے راستہ کی طرف واپس بلاتے ہیں تو وہ جادۂ حق کی طرف واپس آنے کی بجائے ان کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ وہ مامورین الٰہی کی پیروی کرنے کی بجائے چاہتے یہ ہیں کہ مامورین الٰہی خود ان کی خواہشات کی پیروی کریں اور انہی رنگ میں رنگین ہو جائیں جس میں وہ خود رنگین ہیں۔

مامورین الٰہی لوگوں کی خواہشات کی علاوہ اس کے کہ پیروی نہیں کرتے بلکہ وہ ان کی پیروی کر ہی نہیں سکتے۔ اگر بالفرض محال وہ لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرنے لگیں تو کائنات کا نظام ہی درہم برہم ہو کر رہ جائے اور کچھ بھی تو باقی نہ رہے۔ مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں توحید حقیقی کی طرف بلایا تو ابتداء میں نہ صرف یہ کہ ان کی غالب اکثریت ایمان نہیں لائی بلکہ انہوں نے ظلم کا بازار گرم کر کے اس امر کی پوری کوشش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ اسلام کی تبلیغ سے باز آ جائیں بلکہ خود بھی (نعوذ باللہ) بت پرستی اختیار کر لیں۔ یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا کہ آپ خدائی احکام کی بجائے لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرتے۔ آپ نے اہل مکہ کے انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا بخوشی گوارا کر لیا لیکن لوگوں کی خواہشات کی پیروی پر کسی صورت بھی آمادہ نہ ہوئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ۝"
(المؤمنون آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اور اگر حق ان (یعنی لوگوں) کی خواہشات کی اتباع کرتا تو آسمان اور زمین اور جو اُن کے اندر بستے ہیں تباہ ہو جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان کے پاس ان کی عزت کا سامان لے کر آئے ہیں اور وہ اپنی عزت کے سامان سے اعراض کر رہے ہیں۔

اس آیت سے یہی ثابت نہیں ہوتا کہ حق کو لوگوں کی خواہشات کے تابع کرنا تباہی کا راستہ ہے بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنی اور دوسرے لوگوں کی خواہشات کو حق کے تابع کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ہوتے ہیں رسول گویا اللہ تعالیٰ تو اپنے مامور کو مبعوث کر کے لوگوں کو عزت عطا کرنے کا سامان کرتا ہے لیکن لوگ حق کو رد کر کے عزت کے خدائی سامان کی تحقیر کرتے ہیں اور اس طرح ذلت کو اپنے اوپر مسلط کر لیتے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ ایسے لوگ اپنی تمام تر بداعمالیوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والی ذلتوں کے باوجود گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ جیسے بھی ہیں خدا کے پیارے ہیں اور خدا ان کے مقابلہ میں مامور من اللہ کی ہرگز مدد نہیں کرے گا حالانکہ یہ ان کی بہت بڑی بھول ہوتی ہے۔ اور انہیں تباہی سے دوچار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کے بارہ میں جو اس گمان میں مبتلا تھے کہ خدا تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت سے ہرگز نہیں نوازے گا۔ فرماتا ہے:۔

"مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ۝"
(الحج آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ جو شخص یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ اس کی (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد کبھی نہیں کرے گا نہ دنیا میں نہ آخرت میں تو اسے چاہیئے کہ وہ ایک رسی آسمان تک لے جائے (اور اس پر چڑھ جائے) پھر اسے کاٹ ڈالے (یعنی زمین پر گر مر جائے کیونکہ اس کی امید کبھی بر نہ آئے گی) پھر وہ دیکھے کہ کیا اس کی تدبیر اس بات کو دور کر دیتی ہے جو اسے غصہ دلا رہی ہے (یعنی کیا اس کی تدبیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہونے والی خدائی نصرتوں اور فتوحات کو دور کر سکتی ہے؟ ہرگز نہیں)

اس آیت سے ثابت ہے کہ مامورین الٰہی کے مخالفین اپنے آپ کو کتنا ہی ہدایت یافتہ کیوں نہ سمجھیں اور کتنا ہی یہ گمان کیوں نہ کریں کہ خدا تعالیٰ ان (یعنی مامورین الٰہی) کی مدد نہیں کرے گا خدا ان کی مدد کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے اور اس لئے کرتا ہے کہ اس نے اپنے ماموروں اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد کرنا اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

"إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝" (المؤمن آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے۔

کفار مکہ نے تو کہا تھا کہ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں اور آخرت میں ہرگز مدد نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ نے إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ فرما کر ان پر ظاہر کیا کہ ہم دنیا اور آخرت دونوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کی ضرور بالضرور مدد کریں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ہم اپنے مقدس ماموروں اور ان پر ایمان لانے والے مطہرین کی تو مدد نہ کریں اور ان کے مخالفین کو ان کی تمام تر بداعمالیوں اور نافرمانیوں کے باوجود اپنی تائید و نصرت سے نوازیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرشتے نازل کر کر کے قدم قدم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی مدد فرمائی۔ ان فرشتوں نے حالات بدل کر رکھ دیئے اور اسلام بہرحال غالب آ کر رہا۔ اسی لئے امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے"

(منقول از براہین احمدیہ حصہ دوم مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

○

قطعات

مجھے تُو نے دیا ہے پیار اپنا
جہاں معمور ہے تیری عطا سے
تری رحمت برستی ہے ہمیشہ
بساطِ خاک پر اوجِ سما سے

مجھے اتنا یقیں ہے ڈھانپ لے گی
مری کوتاہیوں کو تیری رحمت
مجھے معلوم ہے اے میرے پیارے
کھلی ہے تیری آغوشِ محبت

اُٹھا کر خاکِ رہ سے میری ہستی
مثالِ لالۂ حُسن زندگی دے
تو اپنے نور کے لمسِ حسیں سے
مرے فانوس کو اب روشنی دے

○

* ــــــــــ سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

روزمرّہ کے فقہی مسائل

نماز ، روزہ ، طلاق ، خلع ، وراثت

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نماز باجماعت میں کیا عورتیں مردوں کے ساتھ کھڑی ہو سکتی ہیں۔ یا ان کی صف الگ ہونی چاہیئے؟ کیا حکم ہے جبکہ صرف ایک مرد ہو اور عورتیں بھی ہوں۔؟

عام حالات میں عورتوں کی صف الگ ہونی چاہیئے۔ مردوں کی صف کے پیچھے یا پہلو میں پردہ کی رعایت کے ساتھ وہ صف بندی کریں۔ ہاں اگر عورت محرم رشتہ دار ہے مثلاً ماں، بہن، بیٹی وغیرہ تو وہ مرد رشتہ دار کے ساتھ بھی کھڑی ہو سکتی ہے۔ ہمارے نزدیک اس میں کوئی شرعی روک نہیں البتہ حنفیوں کا مسلک یہ ہے کہ خواہ ایک مرد ہو یا دو، جن میں سے ایک امام ہو کسی صورت میں بھی ، عورت مرد کے برابر میں اس کے ساتھ کھڑی نہیں ہو سکتی اگر وہ اس طرح کھڑے ہو کر نماز کی نیت کرے گی تو مرد کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ لیکن ہمارے نزدیک حنفیوں کا یہ مسلک کمزور ہے۔ قرآن کریم کی کوئی نص اور حدیث کی کوئی تصریح ان کے اس مسلک کی تائید نہیں کرتی۔

ایک سوال یہ ہے کہ گھر میں اگر صرف بچے ہوں جو زیادہ پڑھے لکھے نہ ہوں سمجھ کا معیار بھی ان کا ایسا نہ ہو تو کیا عورت ان بچوں کی امام بن سکتی ہے جبکہ مقصد جماعت سے نماز پڑھنا ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر صرف عورتیں ہیں اور چھوٹی عمر کے بچے تو گھر کے ماحول میں عورت امام بن کر ان کو نماز پڑھا سکتی ہے اس میں کوئی شرعی مانع نہیں۔ عام حالات میں جب مرد موجود ہوں تو امام مردوں میں سے ہو گا۔ اور عورت اس کی اقتداء میں نماز ادا کرے گی!

کیا عورت اذان دے سکتی ہے!

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی جگہ صرف عورتیں نماز باجماعت کا اہتمام کر رہی ہوں اور ان کو عورت نماز پڑھاتی ہو تو وہ اذان بھی دے سکتی ہے۔ (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

گو بہتر یہی ہے کہ وہ صرف اقامت پر اکتفا کرے۔

ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ کیا صرف عورتیں نماز جنازہ پڑھا سکتی ہیں؟

عام ہدایت یہی ہے کہ نماز جنازہ اور تدفین میں صرف مرد شامل ہوں۔ عورتیں خاص طور پر نماز جنازہ میں شامل ہونے کے لئے جمع نہ ہوں۔ ہاں اگر وہ کسی اور غرض سے جمع ہیں مثلاً نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے آئی ہیں اور وہاں جنازہ آ گیا ہے تو مردوں کے ساتھ عورتیں بھی نماز جنازہ میں شامل ہو سکتی ہیں۔ (حضرت عائشہؓ نے جنازہ پڑھا) اس صورت میں کوئی حرج نہیں اگر کسی جگہ کوئی مرد نہیں جو مسلمان میت کا جنازہ پڑھے اور صرف عورتیں موجود ہیں تو وہ جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔ ضرورت کے وقت یہ جائز ہے۔

اب میں روزمرّہ کے فقہی مسائل میں سے عائلی زندگی کے ایک اہم مسئلہ کو لیتا ہوں۔ یہ سبھی جانتے ہیں کہ نکاح معاشرہ کی ایک ضرورت ہے۔ اس کے بارہ میں اسلامی ہدایت یہ ہے کہ رشتہ کے انتخاب میں خوب سوچ سمجھ سے کام لیا جائے۔ ہر طرح کی مناسب تحقیق کی جائے۔ دینداری اور اچھی سیرت کے پہلو کو مقدم رکھا جائے استخارہ اور دعا کی جائے۔ ان سب اقدامات کے بعد جو انتخاب ہو گا اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ انشاء اللہ بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہو گا۔

تاہم بعض اوقات سب کچھ سوچ سمجھ کے باوجود طبائع باہم نہیں ملتیں اور اختلاف کی بنیاد پڑتی نظر آتی ہے تو ایسی صورتحال میں اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ معمولی نقائص اور کمزوریوں سے صرف نظر کیا جائے صرف اچھے پہلوؤں پر نظر ہونی چاہیئے یعنی حیث تی الشدید ما اصاب نفقات کی حقیقت پیش نظر ہے اور اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک بار فرمایا

اِنَّ الْمَرْاَۃَ کَالضِّلَعِ
اِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا
کَسَرْتَھَا وَاِنْ تَرَکْتَھَا
اسْتَمْتَعْتَ بِھَا عَلٰی
عِوَجٍ

(ترمذی کتاب النکاح ص ۱۴۲)

عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھا پن ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت کو مانو۔

اگر باہمی تسامح اور درگزر کے باوجود اختلاف بڑھے اور نرم سلوک کی اس تدبیر سے وہ دور نہ ہو اور قصور عورت کا ہو تو پھر اس گھریلو اختلاف کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی ہدایت ہے

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ
نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ
وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی
الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ
فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا
تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا

(النساء : ۳۵)

اور اگر عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں ڈر ہو تو تم وعظ و نصیحت سے کام لو یہ طریق کامیاب نہ ہو تو ان سے کچھ دن کے لئے علیحدگی اختیار کر لو۔ یہ حربہ بھی نہ چلے تو مناسب سختی کرو۔ اگر وہ سمجھ جائیں اور اطاعت شعار بن جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی ضد والی بات نہ کرو اور نہ ان کو تنگ کرنے کا بہانہ تلاش کرو۔

اس کے بالمقابل اگر قصور خاوند کا ہے اور عورت اس کے سلوک سے نالاں ہے تو اس کے لئے ارشاد ہے

وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ
مِنْ بَعْلِھَا نُشُوْزًا
اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ
عَلَیْھِمَآ اَنْ یُّصْلِحَا
بَیْنَھُمَا صُلْحًا وَ
الصُّلْحُ خَیْرٌ

(النساء : ۱۲۹)

اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو تو وہ بھی مصالحت کے لئے مناسب تدبیر اختیار کر سکتی ہے۔ اس طرح باہمی مصالحت کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مصالحت میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ یہ تدبیر اور کوششیں بھی اگر کامیاب نہ ہوں اور تنازعہ گھر کی چار دیواری سے باہر نکل آئے تو پھر اسے نمٹانے کے لئے تحکیم کا حکم ہے۔ فرمایا :

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا
مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا
مِّنْ اَھْلِھَا اِنْ یُّرِیْدَآ
اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ
بَیْنَھُمَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
عَلِیْمًا خَبِیْرًا

(النساء : ۳۶)

اگر تمہیں ان میاں بیوی میں تفرقہ اور شقاق کا ڈر ہو تو ایک پنچ مرد کے رشتہ داروں سے اور ایک پنچ عورت کے رشتہ داروں سے مقرر کرو اگر میاں بیوی کا ارادہ اصلاح اور نباہ کا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان پنچوں کی کوشش یقیناً کامیاب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ جاننے والا اور پوری خبر رکھنے والا ہے۔

غرض جو رشتہ ازدواج ایک دفعہ قائم ہوا اس کے متعلق اسلام کی واضح ہدایت ہے کہ اسے نبھانے کی پوری پوری کوشش کی جائے تاہم اگر کسی طرح نباہ ممکن نظر نہیں آ رہا۔ طبائع میں تنفر کی حد تک اختلاف ہے تو آخری چارۂ کار کے طور پر مختلف پابندیوں کے ساتھ اسلام نے علیحدگی کی بھی اجازت دی ہے کیونکہ جو معاہدہ انسان اپنے بعض مفاد کے پیش نظر کرتا ہے۔ بمجبوری حالات وہ انسان اس معاہدہ کو فسخ بھی کر سکتا ہے معاشرہ کی اس فطرتی ضرورت کو اسلام نے تسلیم کیا ہے مگر ساتھ ہی "اَبْغَضُ الْحَلَالِ" یعنی ناپسندیدہ ترین حلال بھی قرار دیا ہے۔ بہرحال اسلام کی ہدایت ہے

کہ انسان طلاق کا قدم بڑی سوچ سمجھ کے بعد اٹھائے۔ ظاہر ہے کہ اسلام نے جس اقدام کو اس قدر ناپسند کیا ہے اور بامر مجبوری اس کی اجازت دی ہے اسے اس قدر آسان وہ کیسے قرار دے سکتا ہے کہ ذرا سا لفظ منہ سے نکلا نہیں اور طلاق واقع ہوئی نہیں۔ گویا طلاق نہ ہوئی بچوں کا کھیل ہو گیا۔

اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ اگر بصورت مجبوری طلاق ناگزیر ہو اور مصالحت کے سارے مراحل ناکام ہو چکے ہوں تو پھر یہ مجبوری کا قدم اس طرح اٹھایا جائے کہ طُہر کی حالت میں صرف ایک طلاق دی جائے۔ بعض لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ جب تک تین طلاقیں نہ دی جائیں۔ طلاق واقع نہ ہو گی۔ نہ معلوم یہ غلط فہمی کیسے پیدا ہوئی؟

اسلام کی اصل ہدایت یہی ہے کہ انسان صرف ایک طلاق دے یعنی اپنی بیوی سے صرف ایک بار کہے یا اسے لکھے کہ:

"میں اسے طلاق دیتا ہوں"

بس اتنا کافی ہے۔ اس سے زیادہ کی بالکل ضرورت نہیں۔ کیونکہ عدت کے تین ماہ گزرنے کے بعد وہ عورت اس کے نکاح سے آزاد ہو جائے گی۔ نہ مرد کا اس عورت سے کوئی تعلق رہے گا نہ عورت کا مرد سے۔ دونوں اپنی اپنی جگہ آزاد ہوں گے۔ اب ایک عقلمند آدمی سوچے کہ جو مقصد صرف ایک بار یہ کہنے سے پورا ہو جاتا ہے کہ "میں تجھے طلاق دیتا ہوں" تو پھر اس فقرہ کو بار بار دہرانے کا کیا فائدہ؟

طلاق صرف ایک بار دینے سے مقصد علیحدگی بھی حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ مندرجہ ذیل فوائد بھی فریقین کو میسر آئیں گے:۔

(الف) مرد اگر طلاق دینے پر نادم ہو تو عدت کے اندر وہ اس طلاق سے رجوع کر سکتا ہے۔

(ب) عدت کے بعد اگر وہ چاہیں تو بڑی آسانی اور باہمی رضامندی سے دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔

(ج) ایک طلاق پر اکتفا کرنے کا ثواب بھی ملے گا کیونکہ یہ طریق شریعت کو پسند ہے اور اسی بنا پر اس طرح طلاق دینے کو "طلاق احسن" یعنی بہت اچھے طریق پر سنت کے عین مطابق دی گئی طلاق کہا جاتا ہے۔

طلاق دینے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ عدت کے تین طہروں میں سے ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے اسی طرح الگ الگ تینوں وقتوں میں طلاق کا لفظ دہرایا جائے یہ طریق پہلے طریق سے کمتر ہے اور اسے "طلاق حسن" کہتے ہیں۔ یہ طریق اچھا اس لحاظ سے ہے کہ ہر طہر میں طلاق دیتے وقت مرد کو سوچنے اور دوبارہ غور کرنے کا موقع ملتا ہے اور ہر دفعہ وہ سوچ سکتا ہے کہ آیا اسے اپنے فیصلہ پر قائم رہنا چاہیئے یا طلاق دے دینی چاہیئے تاہم اس طریق میں کئی خرابیاں بھی ہیں جو پہلے طریق میں نہیں ہیں۔

اب میں اس عام سوال کو لیتا ہوں کہ یہ تین طلاقیں کون سی ہیں اور کس طرح دی جاتی ہیں؟ جن کے بعد انسان اس مطلقہ عورت سے شادی نہیں کر سکتا۔ اور "حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ" کی شرط کا پورا ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔

اس قسم کی تین طلاقوں کے مسئلہ کا پس منظر یہ ہے کہ عرب میں طلاق کی کوئی تعداد مقرر نہ تھی۔ ایک شخص اپنی بیوی کو تنگ کرنے اور اسے ہمیشہ کے لئے "کالمعلقہ" رکھنے کے لئے یہ ظالمانہ طریق اختیار کرتا کہ اسے طلاق دی جب اس کی عدت گزرنے کے قریب آئی تو رجوع کر لیا اور اس کے بعد پھر طلاق دے دی۔ اسی طرح کئی کئی بار طلاق دیتا اور رجوع کرتا چلا جاتا اور عورت کو زندگی بھر تنگ کرتا رہتا۔ اسلام نے اس ظلم کے تدارک کے لئے پابندی لگائی کہ ایسا زیادہ سے زیادہ تین بار کیا جا سکتا ہے۔ گویا ایک نکاح سے مرد کو "تین طلاقوں" کا حق ملتا ہے جن میں سے دو کے بعد وہ رجوع کر سکتا ہے۔

یہ حق کیسے استعمال ہو؟ یہی امر قابل غور ہے۔ نکاح اور رخصتانہ کے بعد جب بحالات مجبوری انسان اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو اسے حق ہے کہ اگر وہ اپنے اس اقدام پر نادم ہے تو یہ طلاق واپس لے لے اور اس عورت کو حسب سابق اپنی بیوی بنا لے۔ لیکن طلاق واپس لینے کے یہ معنی نہ ہوں گے کہ پہلے کی طرح اب پھر اسے تین طلاقوں کا حق مل گیا ہے نہیں۔ اب جو وہ رجوع کرے گا تو اس کے بعد اس کا صرف بقیہ دو طلاقوں کا حق ہو گا۔ اس رجوع کے بعد اگر وہ پھر کسی وقت ناراض ہو کر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے تو یہ اس کی دوسری طلاق ہو گی اور اس کے بعد بھی اسے حق ہے کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور اس عورت کو حسب سابق اپنی بیوی بنا لے۔ اب اس کا صرف ایک طلاق کا حق باقی ہے۔ اگر وہ یہ حق اس کے بعد استعمال کرے گا یعنی اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے گا تو اس کے بعد نہ اس طلاق کی عدت کے اندر رجوع کر سکے گا اور نہ عدت کے بعد اس سے دوبارہ نکاح کر سکے گا۔ کیونکہ اب دوبارہ نکاح کے لئے حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کی شرط عائد ہو گی۔

اس اصول سے اس ظلم کی راہ بند ہو گئی جو اپنی بیویوں کو تنگ کرنے، طلاق دینے میں [illegible] بازی کرنے اور بار بار اس [illegible] کے ارتکاب سے سرزد ہو رہا تھا۔

"طلاق ثلاثہ" کی اس تشریح کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"عام طور پر اس زمانہ کے علماء یہ سمجھتے ہیں کہ جس نے تین دفعہ طلاق کہہ دیا اس کی طلاق بائن ہو جاتی ہے یعنی اس کی بیوی اس سے دوبارہ اس وقت تک شادی نہیں کر سکتی جب تک کسی اور سے نکاح نہ کرے مگر یہ غلط ہے کیونکہ قرآن کریم میں صاف فرمایا گیا ہے "اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ" یعنی وہ طلاق جو بائن نہیں وہ دو دفعہ ہو سکتی ہے اس طور پر کہ پہلے مرد طلاق دے پھر یا تو طلاق واپس لے لے اور رجوع کرے یا عدت گزرنے دے اور نکاح کرے۔ پھر اگر کسی صورت میں وہ بارِ دگر طلاق دے۔ پس ایسی طلاق کا دو دفعہ ہونا تو قطعی طور پر ثابت ہے۔ پس ایک ہی دفعہ تین یا تین سے زیادہ بار طلاق کہنے کو بائن قرار دینا قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے۔ طلاق وہی بائن ہوتی ہے کہ تین بار مذکورہ بالا طریق کے مطابق طلاق دے اور تین عدتیں گزر جائیں۔ اس صورت میں نکاح جائز نہیں جب تک کہ عورت کسی اور سے دوبارہ نکاح نہ کرے اور اس سے بھی اس کو طلاق نہ مل جائے لیکن ہمارے ملک میں یہ طلاق مذاق ہو گئی ہے اور اس کا علاج حلالہ جیسی ناکام رسم سے نکالا گیا ہے۔"

(تفسیر صغیر صفحہ ۵۵۔ حاشیہ [illegible])

اب میں ایک اور اہم سوال کو لیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ طلاق کس وقت واقع ہو گی۔ کیا اس وقت جب وہ مرد کے منہ یا قلم سے نکلے یا جس وقت بیوی کو اس کا علم ہو۔ چونکہ طلاق کے ساتھ عدت کے کئی حقوق وابستہ ہوتے ہیں اس لئے مرد کے لئے لازم ہے کہ وہ طلاق کی اطلاع عورت کو دے پس یہ طلاق اس وقت مؤثر ہو گی جب اس کی اطلاع عورت کو ملی ہو۔

(باقی)

زکوٰۃ اموال کو پاک کرتی ہے

اشاعتِ اسلام کی لگن

جماعت احمدیہ کے مرد و زن خورد و کلاں سب کو ہی یہ لگن ہے کہ اشاعت اسلام کے کار ثواب میں اُن کا بھی مقدور بھر حصہ ہو۔ چنانچہ اس کے لئے مالی قربانیوں کے نمونے مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ان کیلئے دعا کے مواقع پیدا کرتے رہیں۔ سو تحریک جدید کے ایک کارکن مکرم قریشی مختار محمود صاحب نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے بچگان اور بزرگان کی طرف سے بھی چندہ ادا فرماتے ہوئے احباب جماعت کی دعاؤں کے ملتجی ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب کی بیگم صاحبہ کو جلد کامل صحت بخشے اور ان کی جملہ پریشانیاں دور فرما کر حسناتِ دارین سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاتیاتی سائنس

عظیم معالجاتی اصلاح

مکرم سید مصدق احمد صاحب ہومیو/ڈاکٹر آئی سی ایس فزیشن ۔ ربوہ

حضرت مامور زمانہ نے جس طرح امام المہدی کی حیثیت سے علم الادیان کے ذریعے تمام مذاہب عالم میں احمدیت یا حقیقی اسلام کو تمام بنی نوع انسان کی عین فطرت کے مطابق روحانی نجات کے حصول کا موجب ثابت فرمایا ہے بالکل اسی طرح مسیح موعود کی حیثیت سے روئے زمین پر مروج طریق ہائے علاج کو دیکھتے ہوئے قابل اصلاح جانا اور اللہ تعالیٰ کے عطا فرمودہ علم الابدان کے ذریعے انسان کے لئے ایک منفرد اور انوکھے طریق علاج کی طرف واضح اشاراتی رہنمائی کے بعد اعلان فرمایا کہ ؎

میرا مرہم ہے شفا ہائے گا ہر ملک و دیار

لیکن اس طریق علاج کو صرف حکیمانہ بصیرت کے معالجین کے لئے حجاب میں رکھا۔ صرف اسی قدر فرمایا کہ ؎

حکمت حق رازہا دارد بسے
نکتہ مستور را فہمد کسے

(حقیقۃ الوحی)

اس سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک دفعہ برطانیہ کے ایک عالی دماغ وزیر اعظم چرچل مرحوم کو تجریدی آرٹ کے ایک نمونے کی طرف توجہ دلا کر ایک نوجوان نے سوال کیا کہ آپ اس سے کیا سمجھ پائے ہیں؟ اس پر چرچل مرحوم نے کہا کہ میں اس سے یہی سمجھ پایا ہوں کہ ہر چیز ہر شخص کے سمجھنے کے لئے نہیں ہوتی۔

قارئین کرام! علمائے علم الادیان نے تو اپنے شعبے میں مامور زمانہ کے ارشادات پر خاص محنت سے تحقیق کی اور علم و عرفان کے دریا بہا دیئے اور اس طرح ہر خاص و عام کو حضرت امام المہدی کے روحانی خزائن سے خوب خوب سرفراز ہونے کا موقع بہم پہنچایا مگر علمائے علم الابدان نے اس سلسلہ میں کوئی شافی تحقیق نہیں فرمائی۔ حالانکہ لفظ "مسیح" اور "میری مرہم" کے الفاظ حکیمانہ متجسس نگاہ کے لئے خاصی کشش کا موجب ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے معارف و علوم کے بارے میں فرمایا ہے کہ ؎

من ندارم مایہ کردار ہا
عشق جوشید داد زونندکارہا

(سراج منیر)

اس شعر میں حضور نے اپنے علوم کا منبع اپنے عشق الٰہی اور وجدان طبع کے زیر اثر فرمایا ہے اسی وجدانی کیفیت میں ۱۸۸۶ء میں اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں فرمایا ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقان زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں !
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا

ان اشعار میں حضرت اقدس نے روحوں پر نمک کے چھڑکاؤ سے جذبات عشق و محبت کا شور مچانا ثابت کیا۔ اور پھر ذرات میں پوشیدہ اسرار کے دفتر پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو پانا عقدہ دشوار کا پیچ کھولنا فرمایا ہے۔

اگلے شعروں میں خوب ردلیں۔ ملاحت حسن۔ گلشن کی سی شادابی و رنگت، چشم مست، حسین چہرے گیسوئے خمدار، پیار بھری نگاہوں کا ذکر فرمانا بھی ایک حکیمانہ مزاج کے حامل معالج کے لئے فکر انگیز دعوت ہے۔ اس کے بعد غم اور اس کے درماں خاک۔ ایک دم کی کل۔ بیمار کی جان گھٹنا یہ سب بھی چونکا دینے والے الفاظ ہیں یہ سب اشارات اس منفرد طریق علاج کی جانب توجہ دلاتے ہیں۔ جو ان دنوں اپنے ابتدائی مراحل میں سے گزر رہا تھا۔

اس طریق علاج پہ حیاتیاتی سائنس کے جرمن محققین کے مقالے شائع ہو رہے تھے جن کی رو سے ثابت ہوا کہ جسم انسانی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی ظاہری شکل اور بے مثل کمپیوٹر مشین ہے۔ جس میں بہت سے خود کار نظام اور لاتعداد چھوٹے بڑے پرزے روح انسانی کے تابع عمل پذیر رہتے ہیں۔ تمام چھوٹے بڑے پرزوں کی کارکردگی کا انتظام جسم کے خود کار نظام کنٹرول کرتے ہیں اور ان خود کار نظاموں کو ٹھیک ٹھاک رکھنے اور ان میں قوت عمل پیدا کرنے کے لئے جسم میں چند جوہری عناصر پائے جاتے ہیں یہ جوہری عناصر جسم کے اندر لگے ہوئے "مل الجبرد" ان معدنی نمکیات کو غیر مجسم صورت میں تبدیل کرنے سے تیار کرتے ہیں جنہیں ہم اپنی روزمرہ کی غذاؤں اور مشروبات کے ذریعہ کھا کر جسم میں داخل کرتے رہتے ہیں۔

یہ جوہری عناصر جسم میں ایک خاص نسبت اور توازن کے ساتھ موجود رہتے ہوئے باہمی اشتراک اور ربط کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

جسم میں کسی جوہری عنصر کی کمی واقع ہو جائے تو جسم کا ان سے متعلقہ خود کار نظام علامات مرض کی شکل میں کچھ مخصوص سگنل نشر کرنے شروع کر دیتا ہے۔

اگر ان علامات مرض کی روشنی میں اُن جوہری عنصر میں واقع ہونے والی کمی کو اس معدنی نمک سے غیر مجسم صورت میں تیار کردہ جوہری عنصر سے پورا کر دیا جائے تو وہ علامات مرض خود بخود رفع ہو جاتی ہیں۔

ان سب جوہری عناصر میں سب سے بڑا جوہری عنصر وہ ہے جو اس نمک سے تیار ہوتا ہے جسے ہم ہر روز سالن وغیرہ میں ڈال کر کھاتے ہیں اس نمک کو طبی اصطلاح میں سوڈیم کلورائیڈ کہتے ہیں اور اس کا فارمولا $NaCl$ ہے۔ جسم انسانی میں اس جوہری عنصر کا کام تمام رطوبات جسمانیہ اور پانی کے نظام کو درست رکھنا ہے اور ان کے قوام و دوران کو متوازن رکھنا ہے جسم میں کار آمد بات ہے جو ان جسم میں اس کی مقدار گیارہ اونس ہوتی ہے محققین نے تحقیقات و تجربات سے ثابت کیا ہے کہ یہ جوہری عنصری جسم میں "قوت عمل" پیدا کر کے جسم کے تمام مشینی نظام کو نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کی غیر موجودگی میں جسم ایک لاش ہو جاتا ہے اسلئے اسے جسم میں "جوہر حیات" کی حیثیت حاصل ہوتی ہے جسم میں اس جوہری عنصر کے صحیح توازن کے نتیجہ میں صاف ستھرا خون اور لطیف و شفاف پلازما (Plasma) یا جوہر حیات صحیح رفتار کے ساتھ جسم کے تمام حصوں میں گردش کرتا ہے تو اس سے سارے جسم پر شادابی اور بہار کا سماں پیدا ہو جاتا ہے۔ طبیعت ہشاش بشاش۔ ہلکی اور نکھری ہوئی۔ حوصلہ بلند۔ عزم اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے۔ عقل روشن اور دماغ تازہ۔ چہرہ نکھرا ہوا شگفتہ اور تازہ۔ آنکھیں روشن اور شوخی لئے ہوئے۔ سر کے بال لمبے اور ملائم ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ رخسار اور ہونٹ ترو تازہ سرخ خون کی وجہ سے ہلکی گلابی رنگت لئے ہوئے۔ گفتگو فصیح۔ نرم اور نکھری ہوئی چال میں وقار اور بانکپن۔ خیالات پاکیزہ اور تعمیری۔

تو دوستو! یہ ہے نمک چھڑکی ہوئی روح "نفیس" کا جدید ترین حیاتیاتی سائنس کے محققین کی تحقیقات کے مطابق۔ صاف ظاہر ہے کہ عشق، محبت کے نغمے ایک ہر لحاظ سے صحت مند انسان ہی الاپ سکتا ہے۔ بیمار انسان تو بے چارہ اپنے محبوب کے ساتھ دعا کرنے کا بھی صحیح اہل نہیں رہتا۔

محققین کے تجربات سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ جس انسان کے جسم میں یہ جوہری عنصر کم ہو جاتا ہے وہ مستقل سے مایوس چڑچڑا۔ زود رنج اور تنہائی میں رو کر خواہ مخواہ رونے کا خواہش مند دماغ پراگندہ سر کے بال جھڑنے لگتے ہیں سر میں خشکی بلکہ سارے جسم میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ نظر دھندلی اور چیزیں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ زبان موٹی۔ گفتگو بے ربط۔ باتیں بھی تو فوراً بھول جاتا ہے سونگھنے اور چکھنے کی قوت زائل ہو جاتی کانوں میں شور سنائی دیتا ہے ہاضمہ درست نظام خراب کھانے پینے کے باوجود انسان سوکھتا جاتا ہے محنت قبض جنسی خواہشات مردہ پیشاب زیادہ اور بار بار آتا ہے جسم ٹھنڈا اور ہر وقت ٹھنڈ کی محسوس کرتا ہے گو دھوپ۔ تھوڑی سی برداشت نہیں کر سکتا سارا جسم دھونے کے باوجود میلا نظر آتا ہے علیٰ ہذا القیاس۔ اسی طرح دوسرے معدنی نمکیات سے تیار ہونے والے چند جوہری عناصر بھی آپس کے ربط و اشتراک سے جسم کے خود کار نظاموں کو اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے قابل بناتے رہتے ہیں۔

(باقی)

مالی جہاد کرنے والوں کے لئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است ؎ بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

ترجمہ :۔ اے خداوند کریم تو ہر اس شخص پر جو دین کی مدد کرتا ہے بے شمار کرم نازل فرما اور اگر اسے کسی آفت کا سامنا ہو تو اس کی بلا کو ٹال دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پاک کلام سے ظاہر ہے کہ حضور کے دل میں دین کی مدد کرنے والوں کے لئے کس قدر درد تھا اور حضور نے ان کے لئے کس قدر دردمندانہ دعائیں کی ہیں۔ حضور نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر ایسے لوگوں کو اتفاقاً کسی بلا یا آفت کا سامنا ہو تو اے خدایا تو ان کی اس بلا کو ٹال دے۔ یہ مالی قربانی کا زمانہ ہے۔ جو لوگ دین کی راہ میں مالی قربانی میں سبقت لے جائیں گے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص دعائیں ان کے لئے ڈھال کا کام دیں گی۔

احباب جماعت، امراء کرام، صدران و سیکرٹریان مال مالی جہاد سے متعلقہ فرائض کی تکمیل کے میدان میں آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش فرماویں تاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصی دعاؤں کے وارث بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میری بچی عزیزہ منصورہ ملک کا نکاح ہمراہ عزیزم ملک اعجاز احمد صاحب ولد ملک عبد الغفور صاحب مرحوم بعوض ... دار پر حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ملک منظور احمد سیمنٹ ڈیلر وزیر آباد)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ولی الرحمٰن صاحب سنوری کارکن دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ ابن مکرم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ منزہ شمیم صاحبہ بنت مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک میں فرمایا۔

عزیزم مکرم ولی الرحمٰن صاحب سنوری حضرت مولانا عبد اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ کے نواسہ اور عزیزہ موصوفہ مکرم نور الٰہی صاحب مرحوم جنجوعہ کی پوتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(صالح محمد خان واقف زندگی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

میری بیٹی عزیزہ فہمہ آنسہ منصور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ جنوری کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ عزیز محمود احمد بھٹی کے بڑے لڑکے عزیز منصور احمد بھٹی کی بیٹی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ بچی ہم سب کے لئے خالق سے برکات کے نزول کا واسطہ بنے۔ آمین

(قریشی محمود احمد ایڈووکیٹ 5/45 F گلبرگ II لاہور)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ شالامار ٹاؤن کیلئے فوری طور پر خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ خدمت مسجد کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق چٹھی کے ساتھ درخواستیں بھیجیں یا خود درج ذیل پتہ پر ملیں۔

ڈاکٹر مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن

مبارک کلینک۔ سلطان محمود روڈ۔ شالامار ٹاؤن۔ باغبانپورہ لاہور

"میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے"

(خلیفۃ المسیح الاوّل رض)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رض نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الاضحیٰ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا :۔

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ بعض لوگ ہیں جو نماز میں کسل کرتے ہیں اور یہ کئی قسم کی ہے۔

(۱) وقت پر نہیں پڑھتے (۲) جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتے (۳) سُنن اور واجب کا خیال نہیں کرتے۔ کان کھول کر سنو جو نماز کا مضیع ہے اس کا کام دنیا میں ٹھیک نہیں۔

بعض لوگ زکوٰۃ کے حکم کی تعمیل میں کسل کرتے ہیں۔ وہ اس بات کی تہہ کو نہیں پہنچتے کہ صلوٰۃ کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا ذکر بھی قرآن مجید میں کیوں ہے۔ دراصل تعظیم لامر اللہ کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ بھی ضروری ہے۔ اگر کسی کے پاس نئی جوتی ہے تو کیا حرج ہے کہ وہ پرانی جوتی کسی مسکین کو دیدے۔ یہ کہنا کہ پرانی کیچڑ کے لئے رکھ لی ہے حد درجہ سفیہانہ (احمقانہ) بات ہے۔ ..... میرے نزدیک ہر شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف میں نصاب کا ذکر نہیں۔ .....

..... غرض ہر ایک کو زکوٰۃ دیتے رہنا چاہیئے مگر یہ موقوف ہے توفیق پر جس کے حصول کا گُر دعا ہے۔ ....."

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

گمشدہ اٹیچی کیس

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک سیاہ رنگ کا اٹیچی کیس گم ہو گیا جو لاری اڈہ سے لے کر دار الرحمت وسطی تک کہیں راستے میں گر گیا تھا۔ اس میں تین سویٹر۔ ایک گرم چادر اور دو زنانہ سوٹ تھے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مندرجہ ذیل پتے پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ اٹیچی کیس پہنچانے والے کو مبلغ ایک سو روپے انعام دیا جائے گا۔

(خاکسار نعیم احمد کھوکھر محلہ سنجرالوانوالہ، شترروڈ شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

محترم چوہدری محمد صالح صاحب مانگٹ آف شادی وال ضلع گجرات اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے مورخہ ۹ بروز منگل وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی تھے جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ملک انور احمد سیکرٹری مال مسجد نور۔ راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ایک دکان کا مقدمہ در پیش ہے اور تاریخ فیصلہ یکم فروری ۱۹۷۹ء ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے۔ (انوار ریڈیو۔ اوکاڑہ)

۲۔ میری بڑی ہمشیرہ سائرہ جبین اہلیہ شیخ عبد الماجد صاحب واپڈا کا لاہور میں رسولی کا اپریشن ہوا ہے تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی اور اپریشن کی کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ میری اپنی طبیعت بھی عرصہ سے ٹھیک نہیں رہتی میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ (عابدہ اکرام 22/ج انگوری باغ لاہور)

۳۔ خاکسار کو ٹریکٹر کے حادثہ میں ایک ٹانگ پر سخت چوٹ آئی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ (داؤد احمد علوی۔ گوٹھ عطا محمد ضلع نواب شاہ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد اصولی علاج اور طبی مشورہ کیلئے بذریعہ تشخیص و تجویز، مکمل فہرست ادویہ مع جنتری ۱۹۷۹ء جو مفید طبی معلومات پر مشتمل ہے مفت طلب فرمائیں!

مینجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۹۱۴

میں عبدالحکیم ولد میاں عبداللہ صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۶۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{15}{8}$-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) ایک عدد پختہ مکان واقع گلی نمبر ۱۶ مکان نمبر $\frac{1}{12}$ گنج مغلپورہ مالیت ۲۲۰۰۰/۔

(۲) ایک پختہ مکان واقع محلہ دارالبرکات فارق منزل $\frac{47}{4}$ ربوہ ضلع جھنگ مالیت ۴۰۰۰۰/۔

(۳) ایک دوکان کرایہ کا بسلسلہ کاروبار بنام پارنیر الیکٹرک اینڈ بیٹری سروس سٹیشن واقع $\frac{22}{8}$ میکلوڈ روڈ لاہور اس میں منقولہ سامان از قسم موٹر بیٹریاں اور اوزار مالیتی ۱۰۰۰۰/۔
۷۲۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: میاں عبدالحکیم احمدی مکان نمبر $\frac{1}{12}$ ۹۱۲ گلی نمبر ۱۶ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: محمد صدیق امرتسری مبلغ مغربی افریقہ وصیت نمبر ۱۱۱۱۷

گواہ شد: غلام رسول صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور وصیت نمبر ۲۷۴۰۴

مسل نمبر ۲۳۹۱۵

میں بھاگ بھری بیوہ چوہدری محمد خان صاحب مرحوم قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{8}$-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- نقد مبلغ ۳۰۰/۰ روپیہ

۲- حق مہر وصول شدہ ۳۲/۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا کوئی آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا کسی میرے وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: بھاگ بھری زوجہ محمد خان صاحب مرحوم محلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد: منور احمد خورشید ولد بشارت احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد: رشید احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب مرحوم کھاریاں ضلع گجرات

مسل نمبر ۲۳۹۱۶

میں غلام فاطمہ زوجہ ماسٹر اللہ دتہ صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{19}{8}$-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زیور طلائی وزن ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ فی تولہ مالیت ۱۰۵۰/۔ روپیہ

۲- حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/۔ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی، اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں۔ کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۵/۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظوری فرمائی جائے

العبد: غلام فاطمہ زوجہ ماسٹر اللہ دتہ صاحب مکان نمبر $\frac{1}{8}$ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد: محمد دین ولد مہتاب دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شد: مولوی نذیر احمد مبشر ولد غلام حسین ناظم دارالقضاء ربوہ

مسل نمبر ۲۳۹۱۷

میں نائب صوبیدار تاج الدین ولد محمد خان صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۶۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماجرہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{8}$-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زمین زرعی ۴۹ کنال واقع ماجرہ قیمت ۲۴۵۰۰/۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا کسی میرے وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ (۱) $\frac{124}{8}$ روپیہ ماہوار آمد بصورت پنشن (۲) ۱۶۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: نائب صوبیدار تاج دین ولد محمد خان صاحب سکنہ ماجرہ ڈاکخانہ پاسکو ضلع گجرات

گواہ شد: محمد شریف ولد احمد خان سکنہ ماجرہ ضلع گجرات

گواہ شد: غلام احمد ولد سلطان احمد صاحب ماجرہ ضلع گجرات

مسل نمبر ۲۳۹۱۸

میں منان محمد یاسن ولد کرامت حسین صاحب قوم کھڈیارن پیشہ طالبعلم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{15}{8}$-۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی اس جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد: منان کھڈیارن احمد لیاقت ولد کرامت حسین ۸۔۱ نیو ہوسٹل (کوارٹر) سندھ میڈیکل کالج کراچی نمبر ۳۵

گواہ شد: تنویر احمد خان ولد بشیر الدین ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کراچی نمبر

گواہ شد: صغیر احمد جمیہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے

دورہ

خاکسار مینجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں کراچی، حیدرآباد، ملتان وغیرہ شہروں کی جماعتوں کے دورہ پر ہے۔ امراء صاحبان، مربی صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیت اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

خاکسار گیانی عباداللہ
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

وقفِ عارضی میں احباب ضرور حصہ لیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:—

"وقفِ عارضی کیلئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کر سکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو جس کو دور کرنا اس کیلئے ممکن نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقفِ عارضی کیلئے پیش کرنا چاہیئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہیئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استقامت کی تربیت بھی اسے مل جائے۔" (الفضل ۲۲ فروری ۱۹۷۱ء صفحہ ۲)

تحریک وقفِ عارضی اپنی افادیت اور تربیت کے لحاظ سے اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ جملہ احباب ہر سال ضرور ایک مرتبہ یا زیادہ دفعہ اپنے اوقات خدمت دین کے لئے پیش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین!

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیویلپمنٹ ضلع سرگودھا کے ایسے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے جنہوں نے اپنی تجدید فیس برائے سال ۷۹-۱۹۷۸ء جمع کرادی ہو مورخہ ۳ فروری ۱۹۷۹ء کو بوقت بارہ بجے سربمہر آئیٹم ریٹ مطلوب ہیں جو اسی روز اسسٹنٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر واقع ۲۹۲-اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا کے دفتر میں حاضر ٹھیکیداروں یا ان کے مقرر کردہ نمائندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔ زیرِ دستخطی کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ وجہ بتائے بغیر تمام یا کسی ایک ٹنڈر کو منظور یا مسترد کر دے۔ ٹنڈر فارم ڈرافٹمین صاحب سے بعوض مبلغ -/۱۰ روپے (ناقابلِ واپسی) مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۹ء تک دفتری اوقات میں ایسے ٹھیکیداروں کو جن کے پاس کال ڈپازٹ ہوگی جاری کئے جائیں گے۔ زرِ ضمانت کال ڈپازٹ کی شکل میں کسی بھی شیڈولڈ بنک سے بنام پراجیکٹ ڈائریکٹر حاصل کرنا ہوگی۔ جس کے بغیر ٹنڈر قابلِ قبول نہ ہوگا۔ مشروط، مشکوک، نامکمل اور بذریعہ ٹیلیگرام وصول ہونے والے ٹنڈر قابلِ غور نہ ہوں گے۔

زیرِ تعمیر سڑکات پر کام کرنے والے مزدوروں کو عالمی ادارہ خوراک کے تحت منظور شدہ سکیل پر خوراک مہیا کی جائیگی جس کی تقسیم متعلقہ سب انجینیئر کی براہِ راست نگرانی میں ہوگی اور قیمت خوراک ٹھیکیدار کے بل سے مبلغ -/۶ روپے فی کس منہا کی جائے گی۔ دیگر تفصیلات اور شرائط کام کسی بھی دن دفتری اوقات میں اسسٹنٹ انجینیئر سرگودھا کے دفتر سے ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	مدت
۱	تعمیر سولنگ کوٹ مومن بھابڑہ روڈ میل ۴/۰ - ۶/۲	-/۹۷۵،۰۰۰	-/۱۹۵۰۰	۴ ماہ
۲	تعمیر سولنگ سرگودھا شاہ نکدر میل ۰/۲ - ۳/۲ فرسٹ ایچ	-/۶،۰۰،۰۰۰	-/۱۲۰۰۰	۳ ماہ
۳	تعمیر سولنگ " " میل ۳/۲ - ۶/۲ سیکنڈ "	-/۶،۰۰،۰۰۰	-/۱۲۰۰۰	۳ ماہ
۴	تعمیر سولنگ سرگودھا - کانڈیوالہ میل ۰/۲ - ۶/۲ فرسٹ ایچ	-/۹،۶۵،۰۰۰	-/۱۹۳۰۰	۴ ماہ
۵	تعمیر سولنگ سرگودھا - کانڈیوالہ میل ۶/۲ - ۱۲/۲ سیکنڈ ایچ	-/۹،۶۵،۰۰۰	-/۱۹۳۰۰	۴ ماہ
۶	تعمیر سولنگ کوٹ مومن - صالح - بھیرہ (از کوٹ مومن) ۰/۲ - ۶/۲	-/۶،۲۵،۰۰۰	-/۱۲۵۰۰	۳ ماہ
۷	تعمیر سولنگ کوٹ مومن - صالح - بھیرہ (از کوٹ مومن) ۶/۲ - ۱۲/۲	-/۶،۲۵،۰۰۰	-/۱۲۵۰۰	۳ ماہ
۸	تعمیر سولنگ کوٹ مومن " " ۱۲/۲ - ۱۵/۲ (از ٹھٹھی والی)	-/۶،۲۵،۰۰۰	-/۱۲۵۰۰	۳ ماہ
۹	" " " ۱۵/۲ - ۱۹/۲ (")	-/۶،۲۵،۰۰۰	-/۱۲۵۰۰	۳ ماہ
۱۰	تعمیر سولنگ مرالیانوالہ - کوٹ مومن ۴/۰ - ۶/۲	-/۲۳۰،۰۰۰	-/۴۶۰۰	۱½ ماہ

المشتہر

صاحبزادہ محمد محبوب عباسی ڈپٹی کمشنر / پراجیکٹ ڈائریکٹر
لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈیویلپمنٹ۔ ضلع سرگودھا

تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن جلد چھپ کر تیار ہو جائے گا

ادارۃ المصنفین کی طرف سے دو سال قبل تفسیر صغیر کا ایک نیا ایڈیشن بہت اعلیٰ، نفیس، قیمتی کاغذ (قرآن پیپر) پر شائع کیا گیا تھا وہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا تھا اور اب نایاب ہے معلوم ہوا ہے کہ جن لوگوں کے پاس اس ایڈیشن کے کچھ نسخے ہیں وہ اسے اصل سے بہت زیادہ قیمت پر فروخت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ضرورت مند احباب کو تفسیر صغیر حاصل کرنے میں بہت دشواری پیش آ رہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادارہ ہذا تفسیر صغیر کا ایک اور ایڈیشن اسی اہتمام سے طبع کرانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن چونکہ اعلیٰ نفیس کاغذ جس پر قبل ازیں تفسیر صغیر شائع کی گئی تھی فی الوقت پاکستان میں دستیاب نہیں ہے اور اگر کاغذ کا انتظار کیا جائے تو نیا ایڈیشن نکالنے میں بہت عرصہ لگ جائے گا۔ اس لئے ادارہ ہذا نے مجبوراً ایسے عمدہ کاغذ پر جو فی الوقت پاکستان میں دستیاب ہے نیا ایڈیشن فوری طور پر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ نیا ایڈیشن انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر چھپ کر تیار ہو جائے گا اور احباب کو آسانی سے مل سکے گا۔

ایسے احباب جو تفسیر صغیر خریدنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مہنگے داموں خریدنے کی بجائے نئے ایڈیشن کا انتظار فرمائیں۔ انہیں دو تین ماہ سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق!

(ادارۃ المصنفین ربوہ)

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے پہلے دن کا پروگرام

(۲۸ صلح (جنوری) بروز اتوار)

۲-۰۰ تا ۲-۰۵	حاضری طلباء جامعہ احمدیہ	۲-۰۵ تا ۲-۱۵	افتتاح عمید الجامعۃ الاحمدیہ
۲-۱۵ تا ۲-۲۰	دوڑ ۱۱۰ گز	۲-۲۰ تا ۲-۳۵	کلائی پکڑنا
۲-۳۵ تا ۲-۴۵	دوڑ تین ٹانگ	۲-۴۵ تا ۳-۰۰	گولہ پھینکنا
۳-۰۰ تا ۳-۳۰	بقیہ جنگ نمبر ۱، ۲	۳-۳۰ تا ۴-۴۵	وقفہ برائے نماز عصر
۴-۴۵ تا ۴-۰۰	ثابت قدمی طلباء جامعہ احمدیہ	۴-۰۰ تا ۴-۱۵	ثابت قدمی حافظ کلاس
۴-۱۵ تا ۵-۳۰	کرۃ القدم (فٹ بال)		

— بقیہ اخبار احمدیہ —

— صفحہ اوّل —

کہ گزشتہ چودہ سو سال میں دنیا کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں رہا جسے حل کرنے کے لئے انسان نے قرآن کی طرف توجہ کی ہو اور پھر اس کا حل نہ نکلا ہو۔ قرآن کریم کا ہر حکم نوع انسانی کی ہر طاقت کی راہنمائی کرتا ہے۔ اور اسے ابتدائی حالتوں سے اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اس کی تمام ذہنی اخلاقی جسمانی اور روحانی ضروریات کو پورا کرنے والا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا یہ ہے وہ قرآن کریم جس کا جوا ہماری گردنوں پر رکھا گیا ہے۔ اور یہ ہے وہ شریعت جو ہماری شریعت ہے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ ہم اپنی شریعت بنائیں گے تو ہمیں اس کی طرف توجہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تو ہر ضرورت قرآن پوری کرتا ہے۔ ہماری آخری ضرورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے ہمیں اپنی زندگیوں میں نظر آئیں اور یہ ضرورت بھی قرآن پوری کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مسئلہ پر جو کچھ لکھا وہ ضرور ہمیں زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو سمجھنے اس پر عمل کرنے اور اس کی برکات کو حاصل کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجنے کی بھی توفیق دے کہ جن کے طفیل ہم نے اس عظیم کتاب کو پایا۔ آمین

جانوروں کے زہر باد
کے لئے رجوع کریں
فضل عمرؓ دواخانہ گول بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر: ایل-۵۲۵۴